السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کچھ پیشے غیر شریفانہ ہیں اور وہ ان پیشوں کے کرنے والوں مثلاً نائیوں 'حجاموں 'موچیوں اور صفائی کا کام کرنے والوں کو اچھا نہیں سمجھتے ۔ کیا کوئی ایسی شرعی دلیل ہے جس سے معلوم ہو کہ یہ خیال صحیح ہے ؟ کیا عربی عادات وطبائع ان پیشوں سے نفرت کرتی ہیں ؟ راہنمائی فرمائیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان پیشوں اور ان جیسے دیگر جائز پیشوں میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ان پیشوں سے وابستہ شخص اپنے رب سے ڈرے 'ہمدردی وخیر خواہی سے کام کرے اور اپنے ساتھ معاملہ کرنے والوں کو دھوکہ نہ دے جیسا کہ ادلہ شرعیہ کے عموم کا تقاضہ ہے کہ مثلاً جب نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا گیا کہ کون سی کمائی زیادہ پاکیزہ ہے ؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا :

(عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور) (مسند احمد : ٤/١٤١ 'والمستدرک علی الصحیحین : ٢/٢-ومسند البراز : ٢/٨٣)

''آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر جائز بیع ۔''

اس حدیث کو براز نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے 'اسی طرح آپ نے یہ بھی فرمایا ہے :

(ما اکل احد طعاماً قط خیراً منان یاکل من عمل یدہ وان النبی اللہ داود علیہ السلام کان یاکل من عمل یدہ)) (صحیح البخاري 'البیوع 'باب کسب الرجل عملہ بیدہ 'ح : ٢-٨٢)

(کسی نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا اور کوئی نہیں کھایا 'اللہ تعالیٰ کے نبی داود علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے ۔'' (اس حدیث کو امام بخاریؒ نے اپنی ''صحیح ''میں روایت فرمایا ہے ''

پھر لوگوں کو ان اور ان جیسے دیگر پیشوں کی ضرورت بھی ہے ، ان کو ترک کر دینے سے مسلمانوں کو نقصان ہو گا کیونکہ ان کاموں کے لیے پھر انہیں دشمنوں کا دست نگر ہونا پڑے گا ۔ جو شخص صفائی کے کام سے وابستہ ہو 'اسے چاہیے کہ اپنے جسم اور کپڑوں کو نجاست سے محفوظ رکھنے کی پوری کوشش کرے اور اگر کوئی نجاست وغیرہ لگ جائے تو جسم اور کپڑوں کو پاک کرنے کا خوب اہتمام کرے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص324

محدث فتویٰ